حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ O وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ O (الرحمٰن:27-28)

ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال و اکرام ہے۔

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہو مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

معزز سامعین! آج مجھے پیشگوئی مصلح موعود میں درج علامات میں سے آخری علامت **"تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا"** پر اپنا اظہارِ خیال کرنا ہے۔

حاضرین! ہم عمومی طور پر اپنی روزمرہ گفتگو میں جب کسی انسان کے اٹھائے جانے کا ذکر کرتے ہیں تو ہم بالعموم سمجھتے ہیں کہ وہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ سورۃ آل عمران میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا ذکر ملتا ہے یعنی روحانی رفعتیں آپؑ کو ملیں۔ اس پیش گوئی میں "نفسی نقطہ آسمان" کا ذکر ہے۔ لہٰذا سب سے قبل اس کے معنی جاننے ضروری ہیں۔ مکرم مسعود احمد خان دہلوی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے آپ کے ذریعے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو زمین کے کناروں تک وسیع کر کے اور اطراف و جوانبِ عالَم میں آپؓ کے ہاتھوں اسلام کو پھیلا کر اور صداقتِ اسلام پر آپؓ سے بیش بہا کتب اور قرآن مجید کی بے مثل تفسیر لکھوا کر اور آپؓ کے حق میں تائید و نصرت اور فتح و ظفر کے عظیم الشان نشان ظاہر فرما کر اس بات کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیا کہ یہ پیش گوئی آپؓ ہی کے حق میں پوری ہوئی ہے اور آپؓ ہی اس پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ آپؓ کی ولادت کے روز سے ہی پیش گوئی کی علامتوں کے پورا ہونے پر ایمان رکھتے ہوئے دلی یقین اور بصیرت کے ساتھ آپؓ کو مصلح موعود کے منصب پر فائز مانتی چلی آ رہی ہے۔ آپؓ پر خدا تعالیٰ نے پانچ اور چھ جنوری 1944ء کی درمیانی شب ایک رؤیا میں الہام خاص کے ذریعے یہ منکشف فرما دیا کہ آپ ہی اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق اور مصلح موعود ہیں۔

یہ اس لیے ہوا کہ خود پیش گوئی کے الہامی الفاظ میں یہ صراحت موجود تھی کہ جب پیش گوئی کی ایک ایک علامت آپؓ کے وجود میں پوری ہو جائے گی یعنی دنیا دیکھ سکے گی کہ خدا نے آپؓ کو شُکوہ اور عظمت اور دولت عطا کی ہے اور آپؓ پیش گوئی کے عین مطابق صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہیں۔ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں زمین کے کناروں تک آپؓ کے جاری کردہ پروگرام اور نظام کے ماتحت اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صداقت آشکار اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ قومیں آپؓ سے برکت پا کر اسیری سے رہائی پا رہی ہیں اور آپؓ کا نام ایک عظیم روحانی مصلح کی حیثیت سے زمین کے کناروں تک اس درجہ مشہور و معروف ہو چکا ہے کہ اغیار بھی آپؓ کے انقلاب انگیز کارناموں پر حیرت زدہ ہو کر آپؓ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور وہ سابق اسیر جنہیں آپؓ کے طفیل رَستگاری نصیب ہوئی ہے دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک آپؓ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے ہیں تو اس وقت خدا تعالیٰ خود آپؓ پر یہ انکشاف کرے گا کہ آپؓ ہی اس پیشگوئی کے اصل مصداق اور مثیلِ مسیح موعود ہیں۔ فی الوقت ہم علی الخصوص پیش گوئی میں بیان کردہ اس صراحت پر ہی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں تا کہ یہ امر واضح ہو کہ آپ کا پیش گوئی کی جملہ علامتوں کے پورا ہونے کے بعد خدائی انکشاف کی بنا پر 1944ء میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنا بھی پیش گوئی کے عین مطابق تھا اور اس لحاظ سے آپ کا یہ اعلان بھی پیش گوئی کی عظمت کو دنیا پر ایک نئے رنگ میں آشکار کرنے کا موجب بنا۔

آمین! پہلے پیشگوئی کے الفاظ پڑھ اور سن لیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے ایک اولوالعزم فرزند کے پیدا ہونے کی نہایت پُر شکوہ الفاظ میں بشارت دی اور فرمایا۔

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا ظہور بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور، جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رَستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"

(اشتہار 20 فروری 1886ء)

سامعین! اس پیش گوئی میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کو واضح اور بیّن علامات اور اس کے ذریعے رونما ہونے والے عالمگیر انقلاب کا ذکر کرنے کے بعد بتایا ہے کہ جب یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو پھر وہ مصلح موعود اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ پیش گوئی کے یہی وہ آخری الفاظ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ مصلح موعود خدائی انکشاف کی بنا پر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان ان سب باتوں کے پورا ہونے کے بعد کرے گا اور اس لیے کرے گا کہ خدا نے اسی طرح چاہا ہے اور یہ اس کی طرف سے ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہاں "نفسی نقطہ آسمان" سے کیا مراد ہے۔ اور "اس کی طرف اٹھائے جانے" کے الفاظ کس مفہوم کے حامل ہیں تو پیش گوئی کے زیر نظر فقرہ کا اصل مفہوم خود بخود واضح ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم سب سے پہلے اس امر کو لیتے ہیں کہ "نفسی نقطہ آسمان" سے کیا مراد ہے۔ اس کے لیے ہمیں کسی اور کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ "نفسی نقطہ آسمان" کی تشریح بیان فرما دی ہے۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ "نفسی نقطہ آسمان" سے مراد روحانی علو وارتفاع کا وہ مرتبہ ہے جو اہل اللہ میں سے کسی صاحبِ حال کو عند اللہ حاصل ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "سرمہ چشم آریہ" میں سید ولد آدم، افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مرتبہ و مقام جس تک رسائی کسی غیر کے لیے ہرگز ممکن نہیں قوسِ الوہیت اور قوسِ عبودیت کے مرتبہ کے مشترک وتر میں اس وسطی نقطہ سے عبارت ہے جو دائرہ قوسین کا نقطہ مرکز ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ مقام اہل اللہ کی اصطلاح میں "نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ" کہلاتا ہے۔ یہ وتر مشترک دوسرے بے شمار نقاط پر مشتمل ہے جو وسطی نقطہ وتر سے فیضیاب ہونے کے باعث دوسرے ارباب صدق وصفا کے "نفسی نقطہ ہائے آسمان" کا درجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

"اب جاننا چاہیے کہ دراصل (قوسِ الوہیت اور قوسِ عبودیت کے وتر مشترک میں) اسی نقطہ وسطی کا نام حقیقت محمدیہ ہے جو اجمالی طور پر جمیع حقائق کے عالَم کا منبع و اصل ہے اور درحقیقت اسی ایک نقطہ سے خطِ وتر انبساط و امتداد پذیر ہوا ہے اور اِسی نقطہ کی روحانیت تمام خط وتر میں ایک ہویّت ساریہ ہے جس کا فیضِ اقدس اس سارے خط کو تعین بخش ہو گیا ہے۔ عالم جس کو متصوفین اسماءاللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کا اول اور اعلیٰ مظہر جس سے وہ علی وجہ التفصیل صدور پذیر ہوا ہے یہی نقطہ درمیانی ہے جس کو اصطلاحات اہل اللہ میں نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ و محمد مصطفیٰ کا نام رکھتے ہیں اور فلاسفہ کی اصطلاحات میں عقل اول کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ اور اس نقطہ کو دوسرے وتری نقاط کی طرف وہی نسبت ہے جو اسم اعظم کو دوسرے اسماءالٰہیہ کی طرف نسبت واقعہ ہے۔ غرض سرچشمہ رموز غیبی و مفتاح کنوز لاریبی اور انسان کامل دکھلانے کا آئینہ یہی نقطہ ہے اور تمام اسرار مبدء و معاد کی علتِ غائی اور ہر ایک زیر و بالا کی لمیت یہی ہے جس کے تصورِ بالکُنہ و تصور بکنہ سے تمام عقول و افہام بشریہ عاجز ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ، حاشیہ صفحات 268-271)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جمیع مخلوقات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ اور فہم و ادراک سے بالا مقام کو واضح فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام اہل اللہ کی اصطلاح میں نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کہلاتا ہے اور اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے دوسرے ارباب صدق وصفا کو تعلق باللہ کے لحاظ سے جو روحانی مرتبہ مقام حاصل ہوتا ہے وہ ان میں سے ہر ایک کا اپنا نفسی نقطہ کہلاتا ہے۔ اس وضاحت کی روشنی میں اگر پیشگوئی مصلح موعود کے آخری فقرہ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ اس میں پسر موعود کے اپنے نفسی نقطہ آسمان سے مراد وہ روحانی مقام ہے جو عند اللہ پسر موعود کو حاصل ہے اور اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے یا مرتفع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب پیش گوئی مصلح موعود کی تمام علامات اور اس کے کارنامے ظہور پذیر ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ خود اس پر اس کا مرتبہ ظاہر کر دے گا اور اسے بتا دے گا کہ وہ خود ہی مصلح موعود ہے اور عند اللہ اس مرتبہ و مقام پر فائز ہے کہ اس کے وجود کی برکت سے دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے، چنانچہ ایسا ہی ظہور

میں آیا۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذریعہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو چکا۔ آپؓ کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیل گئی اور آپؓ اس طور سے روحانی اسیروں کی رَستگاری کا موجب ثابت ہو چکے کہ مشرق و مغرب کی قومیں آپ سے برکت پانے لگیں تو خدا تعالیٰ نے 1944ء کے شروع میں آپؓ پر انکشاف فرمایا کہ فی الحقیقت آپؓ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں۔ چنانچہ اس خدائی انکشاف کے بعد آپؓ نے 1944ء کے دوران ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں جلسے منعقد کر کے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ 12 مارچ 1944ء کو لاہور کے مقام پر منعقدہ جلسے میں آپؓ نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

”خدا تعالیٰ نے ایسے غیب سے سامان پیدا کر دیے ہیں کہ ہماری جماعت آپ ہی آپ مختلف ممالک میں پھیلتی جا رہی ہے اور وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ یہ پیش گوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی کس شان کے ساتھ پوری ہوئی اور چونکہ اکثر علامات جو اس بیٹے کی بتائی گئی تھیں وہ سالہا سال سے پوری ہو رہی تھیں اس لیے جماعت ہمیشہ مجھے یہ کہا کرتی تھی کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں۔ مگر میں نے اس امر کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور مَیں نے کہا کہ جب تک خدا مجھے آپ یہ اطلاع نہ دے کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں اس وقت تک میرا اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر دعوی کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ یہی حالت ایک لمبے عرصہ تک رہی یہاں تک کہ اس سال 1944ء کے شروع میں پانچ اور چھ جنوری کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتا دیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی میں ذکر کیا گیا تھا اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہنچے گی میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائے گا اور میرے ذریعہ ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا خصوصاً مغربی ممالک میں جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کرے گا اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لیے مٹا دیا جائے گا تب جبکہ خدا نے مجھے یہ خبر دے دی میں نے اس کا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آج مَیں اس جلسہ میں اُسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر 13 ٹیمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد ایڈوکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیش گوئی کا مصداق ہوں اور مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہو گی۔“

(الفضل 18 فروری 1958)

پس اگرچہ اس عظیم الشان پیشگوئی کی علامات 1889ء میں آپؓ کی ولادت کے وقت سے ہی ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھیں اور پھر برابر ہوتی ہی رہیں یہاں تک کہ زمین کے کناروں تک آپؓ کی شہرت پھیل گئی اور آپؓ کے ذریعہ اسلام چار دانگ عالم میں پھیلنا شروع ہو گیا اور قومیں اسلام میں داخل ہو کر آپؓ سے برکت حاصل کرنے لگیں۔ اس کے باوجود آپ اپنی زبان سے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنے سے احتراز فرماتے رہے بالآخر حسب پیشگوئی ان سب علامتوں کے پورا ہونے کے بعد وہ وقت آن پہنچا جب خدا نے آپؓ کو آپؓ کے نفسی نقطہ آسمان کی طرف مرتفع کر کے ایک رؤیا میں اپنے الہام خاص سے اطلاع دی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں، اس خدائی انکشاف پر آپؓ نے اپنی پیدائش کے پورے 55 سال بعد جگہ جگہ جلسے منعقد کر کے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اور اس طرح پیشگوئی کا یہ حصہ بھی بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا کہ ”تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا“۔ اس لحاظ سے آپؓ کا پیش گوئی کی علامات کے مسلسل پورا ہونے کے باوجود ایک طویل عرصہ کے بعد خدائی انکشاف کی بنا پر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمانا خود ایک عظیم الشان نشان ہے اور ہمارے لیے ایک نئے رنگ میں ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ (الفضل مصلح موعود نمبر 1965ء)

سامعین! حضرت مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب مرحوم نے نفسی نقطہ آسمان کی یوں تشریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”ان الہامات کا آخری جملہ ”تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا“ ”وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا“ صاف صاف بتا رہا ہے کہ پہلی ساری باتیں پوری ہو جانے کے بعد یہ مرحلہ آئے گا۔ مصلح موعود جلد جلد بڑھے گا اور وہ اسیروں کی رَستگاری کا موجب بنے گا۔ اسے زمین کے کناروں تک شہرت حاصل ہو گی اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ جب علم الٰہی کے مطابق یہ سب کچھ پورا ہو چکے گا اور مصلح موعود کے بارے میں ان امور کے متعلق تقدیرِ الٰہی پوری ہو چکے گی تب یہ مرحلہ آئے گا کہ مصلح موعود کو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ یہ بات اسی طرح وقوع پذیر ہو گی یعنی آسمانی نوشتہ ہے اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔

اس حصہ پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ مصلح موعود کا نفسی نقطہ بہت بلند اور روحانی نقطہ ہے اسی لیے لفظ آسمان اور اٹھایا جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ بھی قابل ذکر امر ہے کہ اس الہام میں یہ نہیں فرمایا کہ مصلح موعود اپنے نفسی نقطہ کی طرف خود اٹھے گا بلکہ فرمایا ہے کہ اسے اپنے نفسی نقطہ کی طرف اٹھایا جائے گا گویا مصلح موعود کا اپنے نفسی نقطہ کی طرف اٹھایا جانا غیر معمولی صورت میں ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص سے ہو گا اور محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو گا الہامی الفاظ ”وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا“ میں صراحت ہے کہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ایک اٹل حقیقت ہو گا۔ اس میں انسانی دخل نہ ہو گا۔

نفسی نقطہ روحانی مقام ارتقا کا نام ہے

نفسی نقطہ سے کیا مراد ہے؟ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر نیک انسان کا ایک روحانی مقام ہے جس طرح فرشتوں میں سے ہر فرشتے کا ایک مقام ہے فرمایا وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ (الصافات:16) انسان کا یہ روحانی مقام اس کا نفسی نقطہ ہوتا ہے۔ گویا یہ اس کی روحانی استعداد کی پہنچ یا پرواز کا نام ہے مصلح موعود کے کارنامے نمایاں ہیں۔ اس کا جلد جلد بڑھنا سب کی نظروں کے سامنے ہوگا۔ اس کا اسیروں کو رَستگاری کا موجب بننا بھی سب کو نظر آئے گا۔ اس کا زمین کے کناروں تک شہرت پانا بھی ایک مشہود امر ہوگا اور اس سے قوموں کا برکت پانا بھی ایک نمایاں امر ہوگا۔ ہاں مصلح موعود کا بلند تر روحانی مقام نظروں سے اوجھل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آخر اپنے غیر معمولی فضل سے اس کے اس مقام کو بھی عیاں کر دے گا اور اس کی بلندی لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی۔

سامعین! یہ ایک عجیب راز ہے کہ جب مصلح موعود کے متعلق الہامی کلمات کے نشانات نمایاں طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ذات بابرکات میں پورے ہو گئے اور اپنوں اور بیگانوں نے محسوس کر لیا کہ پیشگوئی میں مذکورہ علامات متحقق ہو چکی ہیں۔ آپؓ جلد جلد بڑھے آپؓ بیشتر روحانی اور بعض جسمانی اسیروں کی رَستگاری کا بھی موجب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے نام کو زمین کے کناروں تک شہرت دے دی۔ آپؓ کے شاگرد اور مبلغ دور دراز علاقوں میں پھیل گئے اور قومیں آپؓ سے برکت پر برکت پانے لگیں۔ جب یہ سب باتیں پیش گوئیوں کے انداز کے مطابق کافی نمایاں حد تک پوری ہو گئیں تب آپؓ پر نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلتے وقت ایک دشمن کی طرف سے قاتلانہ حملہ ہوا جس سے آپ کے نفسی نقطہ کی رفعت کا اظہار ہوا اور فضل عمر والی مشابہت ظہور پذیر ہوئی۔

اس مرحلے سے گزرنے کے بعد الٰہی مصلحت کے ماتحت آپؓ پر طویل بیماری کا دور آیا۔ جو الہام الٰہی "کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ" (اشتہار یکم دسمبر 1888ء) کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ اسی اندھیرے کے آخر کار دور کیے جانے کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی۔ آپؑ فرماتے ہیں

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ بشارت در حقیقت اس دعا کی قبولیت کا اعلان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محمود کی آمین مطبوعہ سات جون 1897ء میں بایں الفاظ فرمائی تھی۔

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سوچنے والوں کے لیے ایک نشان

میرے نزدیک اِس طویل بیماری کا بھی آپؓ کے نفسی نقطہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی لمبی بیماری میں اللہ تعالیٰ کی متعدد حکمتیں تھیں۔ جماعت کے لیے مقام توحید کی طرف کامل توجہ کرنے نیز علمی اور عملی استقامت کا سبق ملتا رہا۔ کمزوروں کا امتحان ہوتا رہا اور دشمنوں کے کامل بغض کا اظہار ہوتا رہا۔ ان کی گالیوں سے شانِ محمود کی رفعت ہوتی رہی۔ علاوہ ازیں ان حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی تھی کہ اس لمبے ابتلا پر صبر کے باعث اللہ تعالیٰ آپؓ کو آپؓ کے نفسی نقطہ یا بلند روحانی مقام تک پہنچانا چاہ رہا تھا.... گویا ایک رنگ میں مصلح موعود کے پیشگوئی میں اس دَورِ ابتلا کی طرف اشارہ پایا جاتا تھا اور اس کے نتیجہ میں مصلح موعود کے نفسی نقطہ یعنی بلند مقام پر اٹھائے جانے کا ذکر موجود ہے۔ گویا یہ دَورِ ابتلا بھی صبر وشکر کے اعلیٰ وصف کے باعث حضرت مصلح موعود کی ایک دلیل صداقت رہا اور اس میں سوچنے والوں کے لیے ایک کھلا نشان ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے ایک خاص گروہ نے اپنے بغضِ محمود میں حد سے تجاوز کر گیا اور دل آزاری ان کا مشغلہ بن گیا۔ یہ امر خود مصلح موعود کی بلندی درجات کا ذریعہ بن گیا۔ لوگ گالیاں دیتے رہے اور خدا کے فرشتے دعائیں کرتے رہے۔

محبین اور مخلصین کو اس موقع پر صدقہ و خیرات کرنے کی توفیق کے علاوہ دردمندانہ تضرعات اور خشوع و خضوع سے بھری ہوئی دعاؤں کا موقع ملتا رہا دنیا بھر کے اہل ایمان حضرت مصلح موعود کی شفا و صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رہے اور حضور کے مراتب کی بلندی اور فیوض کے دوام کے لیے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا رہے۔ یہ سب امور مل کر حضرت مصلح موعودؓ کو نفسی نقطہ کے اونچے مرتبہ پر لے جارہے تھے۔ پھر خود حضور کا شدید ترین احساس کہ مَیں عملی خدمت اسلام نہیں کر رہا اور بھی آپؓ کے مقام کو بلند کر رہا تھا۔ غرض جس پہلو سے بھی دیکھا جائے صاف نظر آرہا ہے کہ یہ لمبی بیماری آپؓ کو آپ کے روحانی نفسی نقطہ کی طرف اٹھانے کا ذریعہ ہے اور یہ آپؓ کے مصلح موعود ہونے پر فی ذاتہ ایک دلیل ہے۔“

مٹا کر اپنی ہستی راہِ حق میں
جہاں کو اُس نے بخشی زندگانی
یہی مدِ نظر تھا ایک مقصد
برائے دینِ احمد جانفشانی
رہی نصرت خدا کی شاملِ حال
گزاری زندگی با کامرانی
ہمیں داغِ جدائی آج دے کر
ہوا حاضر حضورِ یارِ جانی
جو اس نے ”نور“ بھیجا تھا جہاں میں
ہوا واصل بہ ربِ جاودانی
وہ جس کے قلب و روح و تن مبارک
مبارک آمدن۔ رفتن مبارک

(کمپوزڈ بائی: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)

✡✡✡✡